کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ موصوف عقلی و نقلی علوم پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ اور مذاہبِ باطلہ کے عقائد و افکار کا گہرا مطالعہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جابجا معتزلہ، جبریہ اور قدریہ کے مذاہب کی لغویت کو واضح کیا گیا ہے۔ البتہ کلامی مباحث بعض مقامات پر اتنے طویل ہو گئے ہیں کہ قاری کی توجہ اصل موضوع سے ہٹ جاتی ہے۔ مجموعی طور پر کتاب معلومات افزا اور دلچسپ ہے۔

کتاب میں کہیں کہیں املا کی غلطیاں بھی نظر آتی ہیں۔ مثلاً:

حصہ اول ص ۱۳ پر بنزغنك کی جگہ بتزغنك چھپ گیا ہے اور من المس کی جگہ من املس چھپ گیا ہے۔ ص ۳۹ پر ففی والی الله کی جگہ نقی والی الله چھپ گیا ہے۔

حصہ دوم ص ۲۸ پر ھی افو م غلط طور پر ھی اقوام چھپ گیا ہے۔ اسی صفحہ پر الله نزل کی جگہ الله تنزل چھپ گیا ہے۔

کتاب زیرِ تبصرہ کے شروع میں فہرست نہ ہونے کی وجہ سے مختلف مباحث کی تلاش میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ نیز اگر کتاب کے طویل مباحث میں ذیلی عنوانات بھی قائم کر دیے جاتے تو بہت بہتر ہوتا۔ اُمید کی جا سکتی ہے کہ نقشِ ثانی میں ان خامیوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے گی۔

طنزیات و مقالات سیّد محفوظ علی بدایونی	مؤلف: محمد محی الدین بدایونی۔ ناشر: انجمن ترقی اُردو، کراچی

صفحات: ۶۰۰۔ پیپر بیک۔ کتابت طباعت۔ اچھی۔

قیمت: بائیس روپے

سید محفوظ علی بدایونی ایک صدی قبل کی ایک سربرآوردہ شخصیت تھے جنھوں نے "مولانا محمد علی جوہر کی ذہنی تربیت میں نمایاں حصہ لیا" "خواجہ حسن نظامی ان کا وظیفہ پڑھتے تھے"۔ "علامہ اقبال ان کے مداح تھے، اور طنز و مزاح میں ان کا اپنا اسلوب اور بلند مقام تھا۔ لیکن بوجوہ وہ فرضی ناموں سے لکھتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اتنی بڑی شخصیت گوشۂ گمنامی میں جا پڑی اور آہستہ آہستہ ذہنوں سے اُتر تی گئی۔ ۱۹۵۶ء میں بابائے اُردو نے "مضامین محفوظ علی" شائع کر کے اِس شخصیت کو اس کا جائز مقام دلانے کی کوشش کی مگر اصل اور حقیقی کوشش موجودہ صورت میں ہوئی ہے۔ اگرچہ موجودہ تالیف کی ترتیب تھوڑی سی اُلجھن میں ڈالتی ہے۔

مثلاً اگر تالیف کا عنوان ہوتا "سید محفوظ علی بدایونی ـ شخصیت اور ادب" اور ترتیب بھی اسی اعتبار سے ہوتی تو یہ اُلجھن دُور ہوجاتی ۔ بہر حال موجودہ صورت میں بھی یہ کام بحُسن وخوبی ہوا ہے اور ہم ایک صدی قبل کی اِس قد آور شخصیت کو نہ صرف یہ کہ سمجھ جاتے ہیں بلکہ اُن کے علمی، ادبی کارناموں کو بھی ایک نظر دیکھ لیتے ہیں نیز گذشتہ صدی کی سرگرم زندگی اور بڑی بڑی شخصیات کی ایک جھلک بھی ہمارے سامنے آجاتی ہے ۔

زیرِ نظر تالیف یقیناً ایک کارنامہ ہے جس کے لیے مؤلف مبارک باد کے مستحق ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ اُردو ادب کے دلدادہ اِس تالیف سے کماحقہ استفادہ کریں گے ۔

کلامِ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ مرتبہ : محمد خالد سیف ۔

شائع کردہ : طارق اکیڈمی ۔ سٹریٹ ۳ ۔ جھنگ بازار ۔ لائل پور ۔

مطبوعہ : اُردو ڈائجسٹ پرنٹرز، لاہور ۔

ضخامت : ۸۰ صفحات ۔ قیمت : چار روپے پچیس پیسے ۔

فاضل مرتب نے کلامِ امامؒ کو نہ صرف محفوظ کیا ہے بلکہ اسے بجا طور پر اُردو کے کلاسیکی ادب میں اضافہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طلبہ اور محققین اس کی لسانی و فنی خصوصیات کو حکیم مومن خاں مومن دہلوی کی مشہور "مثنوی جہاد" کے لسانی و فنی محاسن کے بالمقابل رکھ کر بہت کچھ مفید مطلب نتائج اخذ کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں ممتاز نقاد اور دانشور ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کا تعارفی مقالہ ایک تحقیقی مقدمہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے خاصی رہنمائی حاصل ہو سکتی ہے ۔

مجموعی حیثیت سے کتاب قابلِ قدر ہے ۔ خوش رنگ و دیدہ زیب سرورق کے ساتھ عمدہ کاغذ پر شائع ہوئی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ نقول کی تسوید کرتے وقت کچھ فنی تسامحات باقی رہ گئے ہیں (مثلاً "یاں" اور "واں" کو جگہ جگہ "یہاں" اور "وہاں" ہی لکھا گیا ہے جو تقطیع شعر کے مطابق نہیں ۔ کتابت میں بھی متعدد اغلاط اصلاح طلب ہیں ۔